باب۔۳۵

قرض

[مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّـهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ،(الحدید:۱۱)]

[عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أخذ أموال الناس يريد أداءها أدى الله عنه

ومن أخذ يريد إتلافها أتلفه الله،(رواہ البخاری)]

Siddiqui Publications

حدیث۲۲۲۸: میں آنحضرتؐ کے ساتھ جنگ میں شریک ہوا۔ آپؐ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تو اپنا اونٹ میرے ہاتھ بیچنا چاہے گا؟ میں نے کہا جی ضرور۔ چناں چہ جب ہم مدینہ پہنچے تو میں اپنا اونٹ لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپؐ نے مجھے اس کی قیمت دے دی۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث۲۲۲۹: نبی اکرمؐ نے ایک یہودی سے ایک مدت کے لیے اپنی لوہے کی زرہ کو رہن رکھا اور اس کے بدل میں اس سے غلہ خریدا۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۶۸، ۲۰۶۳ اور حدیث ۲۱۱۰، ۲۱۱۱)۔

حدیث۲۲۳۰: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے لوگوں کا مال اس کے ادا کرنے کی نیت سے لیا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا کر دیتا ہے۔ اور جو شخص اس کو ضائع کرنے (یا نہ لوٹانے) کی نیت سے لے، تو اللہ تعالیٰ اس کو تباہ کر دیتا ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۲۲۳۱، ۲۲۳۲، ۲۲۳۳: میں رسول معظمؐ کے ساتھ تھا۔ آپؐ نے اُحد کی طرف دیکھا اور فرمایا مجھے پسند نہیں کہ یہ پہاڑ سونے کا ہو جائے اور اس میں سے ایک دینار بھی تین دن سے زیادہ (میرے پاس) رہے، مگر وہ دینار جو میں قرض ادا کرنے کے لیے رکھ لوں۔۔۔ پھر فرمایا جو لوگ زیادہ مال والے ہیں وہی زیادہ محتاج ہیں۔ ان میں درست طریقے پر خرچ کرنے والے لوگ کم ہیں۔۔۔ پھر کچھ آگے بڑھے تو مجھ سے فرمایا کہ تم ادھر ہی ٹھہرے رہو، اور تھوڑے دور آگے بڑھ کر کھڑے ہو گئے۔ واپس آکر فرمایا، میرے پاس جبرئیلؑ آئے تھے اور کہا کہ تمھاری امت میں سے جو شخص اس طرح سے مر جائے کہ اس نے کسی کو اللہ کا شریک نہ بنایا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ راوی: ابوذر غفاریؓ۔

حدیث ۲۲۳۳: ایک شخص نے جب حضورؐ سے اُس کا قرض لوٹانے کے لیے سختی سے تقاضا کیا تو تمام صحابہ کرامؓ کو اس شخص پر بہت غصہ آیا۔ آپؐ نے فرمایا اسے چھوڑ دو، حق والا ہی اس طرح کی باتیں کرتا ہے۔۔۔ بہر حال طے یہ ہوا کہ اسے اونٹ خرید کر دے دیا جائے۔ مگر اتفاق سے اس وقت کم عمر جانور دستیاب نہ تھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بہتر وہی ہوتا ہے جو قرض کی ادائیگی اچھے طور پر کرے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۲۳۴: نبی اکرمؐ کا کہنا تھا کہ ایک شخص مر گیا تو اس سے پوچھا گیا کہ کیا تم نے اپنی حیات میں کوئی نیکی کی ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں لوگوں سے خرید و فروخت کا (قرض کے ساتھ) معاملہ کرتا تھا۔ اس میں مالداروں کو مہلت دیتا تھا اور تنگ دستوں کو معاف کر دیتا تھا۔ چناں چہ اسے بخش دیا گیا۔ راوی: حذیفہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۹۴۹)۔

حدیث ۲۲۳۵، ۲۲۳۶: (قرض کی واپسی کے لیے تقاضا): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۲۲۳۳۔ راوی ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۲۳۷: میں آنحضرتؐ سے ایک صبح تقریباً چاشت کے وقت ملنے پہنچا تو اس وقت آپؐ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ میرے پہنچنے پر آپؐ نے فرمایا ۲ رکعت نماز پڑھ لو۔ میرا آپ پر کچھ قرض تھا، جسے نہ صرف حضورؐ نے لوٹایا بلکہ اس سے زیادہ دیا۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث ۲۲۳۸، ۲۲۳۹: میرے والد جنگ اُحد میں شہید ہوئے۔ ان پر قرض تھا۔ قرض خواہوں نے سختی سے تقاضا شروع کر دیا۔ میں نبی مکرمؐ کے پاس پہنچا۔ آپؐ نے قرض خواہوں سے کہا کہ تم لوگ میرے باغ کے پھل لے لو اور اگر کم ہو تو اسے معاف کر دو۔ انھوں نے انکار کر دیا۔ لیکن پھر یہ نہیں ہوا کہ میرا باغ ان کو دینے کے لیے کہا گیا بلکہ حضورؐ نے فرمایا کہ ہم تمھارے پاس صبح کے وقت آئیں گے۔ چناں چہ آپؐ میرے باغ میں تشریف لائے، یہاں گھومے پھرے، پھر برکت کے لیے دعا فرمائی۔ اس کے بعد میں نے ان پھلوں کو اتارا۔ اس سے نہ صرف ان کا سارا قرض (۳۰ وسق) ادا ہوا بلکہ میرے پاس تقریباً ۷ اوسق کھجوریں اور بچ گئیں۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث ۲۲۴۰: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تو فرماتے، اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ جب حضورؐ سے پوچھا گیا کہ آپؐ قرض سے اکثر کیوں پناہ مانگتے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ قرضدار بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، اور وعدہ کرتا ہے تو خلاف کرتا ہے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۲۲۴۱، ۲۲۴۲: نبی معظمؐ نے فرمایا کہ جس نے مال چھوڑا وہ وارثوں کا ہے اور جس نے قرض چھوڑا وہ ہمارے (یعنی حکومت کے) ذمے ہے۔ (دیکھیں حدیث ۲۱۵۲)۔

(حدیث ۲۲۴۲ میں اضافی بات یہ بھی ہے کہ): آپؐ نے فرمایا، میں سچے مومن کا دنیا و آخرت میں دوست ہوں۔ اس کے لیے تم چاہو تو قرآن کی یہ آیت تلاوت کر سکتے ہو، النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ [یعنی نبیؐ تو مومنین سے خود ان کی جانوں سے زیادہ قریب ہیں وہی ان کے والی ہیں، (الاحزاب:۶)]۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۲۴۳: حضورؐ نے فرمایا کہ مالدار کا (قرض لوٹانے میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۲۴۴: ایک شخص نے جب حضورؐ سے اُس کا قرض لوٹانے کے لیے سختی سے تقاضا کیا تو تمام صحابہ کرامؓ کو اس شخص پر بہت غصہ آیا۔ آپؐ نے فرمایا اسے چھوڑ دو، حق والا ہی اس طرح کی باتیں کرتا ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۲۳۳)۔

حدیث ۲۲۴۵: رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ اگر کسی شخص نے اپنا مال کسی دیوالیہ ہو جانے والے آدمی یا گروہ کے پاس جوں کا توں پاتا ہے تو وہ اس مال کا (صحیح) حقدار ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۲۴۶: ایک شخص نے اپنے غلام کو مرنے کے بعد آزاد کیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا، اس کو کون مجھ سے خریدتا ہے؟ نعیم بن عبداللہؓ نے اسے خریدا۔ جو کچھ قیمت وصول ہوئی اس کو اسے دے دیا گیا۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث ۲۲۴۷: میرے والد جنگ میں شہید ہوئے اور قرض چھوڑ گئے۔ میری صورتحال ایسی نہ تھی کہ قرض کی ادائیگی کروں۔ میں نے اسے معاف کروانے کی درخواست کی لیکن بالکل نہ مانی گئی۔ میں نبی کریمؐ کے پاس پہنچا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم اپنے باغ کی ہر قسم کی کھجوروں، مثلاً عذق بن زید، لین اور عجوہ کو الگ الگ کر کے رکھو اور اپنے قرض خواہوں کو بھی بلا لو، اور میں تمھارے باغ پہنچتا ہوں۔ چناں چہ میں نے ویسے ہی کیا۔ حضورؐ تشریف لائے۔ کھجوروں پر بیٹھ گئے اور قرضداروں کو ناپ کر دینے لگے۔ یہاں تک کہ پورا قرض ادا ہو گیا اور کھجور اسی طرح رہی جیسے پہلے تھی۔ (یہ آنحضرتؐ کا اعجاز تھا۔ مؤلف)۔ (دیکھیں حدیث ۱۹۹۷)۔ میں نے رسول اکرمؐ سے عرض کیا کہ میں نے شادی کر لی ہے۔ آپؐ نے پوچھا، کنواری سے یا بیوہ سے۔ میں نے عرض کیا بیوہ سے، کیوں کہ عبداللہ شہید ہو گئے ہیں اور چھوٹی چھوٹی لڑکیاں ہیں لہٰذا میں نے بیوہ سے اس لیے شادی کی ہے تاکہ وہ انھیں علم و ادب سکھائے۔ راوی: جابرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۹۶۹)۔

حدیث۲۲۴۸: ایک شخص یہ شکایت لے کر آنحضرتؐ کے پاس پہنچا کہ مجھے خرید و فروخت میں دھوکا دیا جاتا ہے۔ آپؐ نے اسے مشورہ دیا کیا کہ تم کہہ دیا کرو کہ مجھ سے دھوکا نہ کرو۔ اور وہ اسی طرح کہہ دیا کرتا تھا۔ راوی: ابن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۹۸۸)۔

حدیث۲۲۴۹: نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، بیٹیوں کا زندہ در گور کر دینا، اور کسی کو نہ دینا اور خود مانگنا، سب حرام کیا ہے۔۔۔ اور تمھارے لیے فضول باتیں کرنے، زیادہ سوال کرنے، اور مال کے ضائع کرنے کو، مکروہ سمجھا ہے۔ راوی: مغیرہ بن شعبہؓ۔

حدیث۲۲۵۰: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے کہ تم میں سے ہر ایک حاکم ہے۔
خلیفہ حاکم ہے اس کی رعیت کا۔۔۔ عورت اپنے شوہر کی نگران ہے لہٰذا مرد اس کی رعیت ہے۔۔۔ مرد اپنے گھر کا حاکم ہے۔۔۔ خادم اپنے مالک کے مال میں حکومت رکھتا ہے۔۔۔ اسی طرح آدمی اپنے باپ کے مال میں صاحبِ اختیار ہے۔
غرض تم میں سے ہر ایک حاکم ہے، اور اس کی رعیت کے متعلق اس سے بازپرس ہو گی۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

Siddiqui Publications